بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد کا نام اپنے والدین کے نام پر رکھنا اور وہ نام والی تختی مسجد میں لگانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص مسجد کے لیے جگہ وقف کرکے مسجد تعمیر کروائے، تو اس مسجد کا نام اپنے نام پر یا اپنے والدین کے نام پر رکھ کر مسجد کے نام کی تختی لگواسکتا ہے؟ ایسا کرنا ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

جواب

بلاشبہ جگہ وقف کرکے مسجد بنانا باعث اجر وثواب ہے، جبکہ طلبِ شہرت وریاکاری کے لیے نہ ہو۔ اور اگر کوئی واقف مسجد بنواکر مسلمانوں کی دعائیں لینے وغیرہ کسی اچھی نیت سے، مسجد کا نام اپنے یا اپنے والدین کے نام پر رکھ کے مسجد کے نام کی تختی لگائے تو جائز ہے۔ البتہ اگر کوئی فخر وناموری کی نیت سے ایسا کرے تو یہ ناجائز وحرام ہے۔ ایسی صورت میں اس پر لازم ہوگا کہ اپنی نیت کو درست کرے یا پھر ایسا نہ کرے تاکہ گناہ سے بچ سکے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی نے مسجد کا نام اپنے یا اپنے والدین کے نام پر رکھ کر اس کی تختی لگائی ہو، تو بلاوجہ شرعی دوسروں کا اس کے بارے میں ریاکاری کی بدگمانی کرنا حرام ہے، کیونکہ ریاکاری دل کا فعل ہے اور ہمیں کسی کے دل پر اطلاع نہیں۔

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "**نام کا جواب بھی فتوای سابقہ میں تھا کہ ریاء کو حرام مگر بلاوجہ شرعی مسلمان پر قصد ریا کی بدگمانی بھی حرام، اور بنظر دعا ہے تو حرج نہیں**، نہ کفایت اجمال منافی طلب خصوص۔ **اور یہ مصلحت کہ اس تحریر میں بتائی ضرور قابل لحاظ ہے جبکہ اس کا نام وجہ اعتبار اعلان یا زیادت اعتبار ہو۔** وانما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ (ت)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 499، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مولانا محمد اجمل قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی اجملیہ میں اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "**بلاشک مسجد میں روپیہ صرف کرنا باعث اجر وثواب ہے۔ لیکن جب فخر وناموری کیلئے نہ ہو۔ لہذا اگر یہ کتبہ محض فخر وشہرت اور ریا وناموری کی بنا پر ہے تو زوجہ وزیر بخش اور ان کی برادری کو اس پر ہرگز ہرگز اصرار نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر اس کتبہ کا نصب کرنا فخر وناموری کی غرض سے نہیں ہے تو اس کا لگانا نہ فقط جائز بلکہ سلف سے منقول ہے بلکہ اس کی اصل حدیث شریف سے ثابت ہے۔** ابوداؤد ونسائی شریف میں ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سرکار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کیا:

یارسول اللہ ان ام سعد ماتت فای صدقۃ افضل؟قال: الماء۔فحفر بیراً وقال ہذا لام سعد۔ ترجمہ: حضور! ام سعد کا انتقال ہوگیا ہے تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ حضور نے فرمایا: پانی، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کے نام کا کنواں کھودوایا اور کہا کہ یہ کنواں ام سعد کے لیے ہے۔ تو اس حدیث میں اس کنوے کی نسبت ام سعد کی طرف کی گئی۔ اسی طرح بکثرت مقامات پر نسبتوں کا وجود ہے۔ ایک مسجد ابی بن کعب ہے۔ ایک مسجد سلمان فارسی ہے۔ اور مسجد بنی جعفر میں یہ کتبہ لگا ہوا موجود ہے جس کو حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے جذب القلوب میں نقل کیا: درہمیں محراب سنگے است بروئے نوشتہ خلد اللہ ملک الامام ابی جعفر المنصور المستنصر باللہ امیر المومنین عمر سنۃ ثلثین وستمائۃ "تو اگر ایسی نسبتیں اور کتبہ لگانا ناجائز ہوتا تو علمائے کرام وفقہائے عظام خود مدینہ شریف میں اس کو کب روا رکھتے اور اس پر عدم جواز کا فتوی صادر فرماتے۔ خود مسجد نبوی میں جب بادشاہ روم سلطان مراد نے منبر شریف 998ھ میں پتھر کا تیار کرایا اور علمائے روم نے اس کی یہ تاریخ نکالی: منبر عمر سلطان مراد۔ اس قسم کی بکثرت مثالیں جذب القلوب میں ہیں۔ تو یہ بات نہایت صاف طرح پر ثابت ہوگئی کہ مساجد وغیرہ اوقاف پر بانی کا نام کندہ کرنا ایسا جائز ہے کہ اس پر کبھی کسی نے اعتراض ہی نہیں کیا۔" (فتاوی اجملیہ، جلد2، صفحہ392تا393، مطبوعہ، شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوالقاسم محمد اعظم قادری

مصدق: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-9164

تاریخ اجراء: 22صفر المظفر1441ھ/22اکتوبر2019ء